اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ
لاہور پاکستان
الفضل
یوم چہار شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲½ "
فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۲ | ۷ شہادت ۱۳۲۷ھش | ۲۶ جمادی الاول ۱۳۶۷ھ | ۷ اپریل ۱۹۴۸ء | نمبر ۷۶

چندر نگر میں کمیونسٹوں پر پابندی

—— چندر نگر ۵ اپریل۔ کمیونسٹوں پر پابندی لگائے جانے کے متعلق بیان دیتے ہوئے مسٹر این۔ ڈی دس جو قانون کے ممبر ہیں نے کہا کہ میرے پاس کافی وجوہات ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ کمیونسٹ حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے تشدد کا پرچار کر رہے تھے۔ کمیونسٹ جو یہ دعوے کرتے ہیں کہ ہم مزدوروں کو نجات دلانے والے ہیں۔ لیکن وہ تو اپنا مقصد ان کے ذریعے پورا کرنا چاہتے ہیں۔ (گلوب)

قانونِ شریعت کا مطالبہ کرنیوالے پہلے اپنے آپکو اسلامی شریعت کے مطابق بنائیں

(امام جماعت احمدیہ)

برازیل اور ہندوستان میں سفرا کا تبادلہ

نئی دہلی ۶ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند اور برازیل کے درمیان سفرا کے تبادلے کا معاہدہ ہو گیا ہے۔

—— شملہ ۶ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مشرقی پنجاب میں ۱۲۱ کمیونسٹوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے (ا۔پ)

ہمیں آزادی نہایت عزیز ہے کیونکہ بے شمار جانوں کی قربانی کے بعد ملی ہے (لیاقت علی)

راولپنڈی ۶ اپریل۔ پاکستان کے وزیر اعظم خان لیاقت علی ... سہ پہر راولپنڈی سے لاہور وارد ہوئے۔ راولپنڈی آپ دو روز مقیم رہے صبح وہاں فوجیوں کے ایک اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ تقسیم کے دوران آپ نے شاندار کارہائے نمایاں دکھائے ہیں۔ اور امید ہے آئندہ بھی قومی اور ملکی فرائض کی سرانجام دہی میں اسی ہمت اور جوانمردی کی روح کا ظاہرہ کریں گے۔ آپ نے کہا پاکستان کسی پر حملہ کرنا نہیں چاہتا (باقی صفحہ ۸ کالم ۱)

گورداسپور کے مسلم قیدیوں کی آمد

لاہور ۶ اپریل۔ آج گورداسپور کی جیل کے ۲۰۰ قیدی لاہور پہنچ گئے۔ یہ قیدی ضلع گورداسپور اور امرتسر کے ہیں۔ انہیں سنٹرل جیل لاہور میں رکھا گیا ہے۔ اور ان کے ناموں کی فہرست گیٹ پر آویزاں کر دی گئی ہے۔

گودھرا کا معاملہ اتحادی اقوام کے سامنے پیش کیا جائیگا

نئی دہلی ۶ اپریل۔ آج پارلیمنٹ کے اجلاس میں مسٹر کے سی نیوگی نے بتایا کہ اگلے ہفتہ کلکتہ میں ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں کے درمیان جو بات چیت ہوگی اس میں مشرقی پاکستان اور مغربی بنگال کے درمیان محصول چونگیوں پر عورتوں کے ساتھ جو نازیبا سلوک کئے جا رہے ہیں غور کیا جائے گا۔ پنڈت نہرو نے کہا حکومت کو اس بات کا علم ہے کہ پاکستان نے گودھرا (بمبئی) کا مسئلہ اتحادی انجمن کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس فساد میں قریباً ۶۰۰ اور ۱۰۰۰ کے درمیان گھر جلائے گئے۔ اب حالات پر قابو پا لیا گیا ہے۔ (گلوب)

مشرقی پنجاب کے مسلمانوں پر حملہ سوچی سمجھی ہوئی سکیم کے ماتحت تھا (حضرت امام جماعت احمدیہ)

پشاور ۶ اپریل۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ مشرقی پنجاب میں سے مسلمانوں کو ختم کر دینے کے لئے ان پر حملہ ایک سوچی سمجھی ہوئی سکیم کے ماتحت تھا۔ تاکہ ایک خالص بلا شرکت غیرے سکھ ریاست قائم کر دی جائے۔ اس غرض کے لئے مشرقی پنجاب کے غیر مسلموں نے جنگ کا ایک خاکہ تیار کیا۔ جس کے ماتحت قادیان کے گرد نواحی دیہات پر حملہ کر کے چند دنوں کے اندر اندر وہاں سے تمام مسلمانوں کا صفایا کر دیا گیا۔ جب پنڈت جواہر لال نہرو سے مدد کے لئے کہا گیا۔ (باقی صفحہ ۸ کالم ۲ پر)

فلسطین کی نئی صورت حال مسئلہ کشمیر پر اثر انداز ہو رہی ہے

معاملات سلجھنے کا تا حال کوئی امکان نہیں ہے

لیک سکسیس ۶ اپریل۔ سلامتی کونسل میں قضیہ کشمیر کے طے ہونے کی تا حال کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی ہے۔ ہندوستان اور پاکستان کے وفود اس بات پر تشویش کا اظہار کر رہے ہیں کہ سلامتی کونسل نہایت بے رخی اور کمال بے توجہی سے اس معاملہ پر غور کر رہی ہے۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ (باقی صفحہ ۸ کالم ۲ پر)

ابھی دس لاکھ پناہ گزینوں کے بسانے کا انتظام باقی ہے

راجہ غضنفر علی خان کی تقریر

لاہور ۵ اپریل۔ پاکستان کے وزیر مہاجرین راجہ غضنفر علی خان نے آج ماڈل ٹاؤن لاہور میں پناہ گزینوں کے اجتماع کثیر میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کے موجودہ اقتصادی نظام کو بدلنا پڑے گا۔ آپ نے مزید کہا جب تک سرمایہ داری کو ختم کر کے اقتصادی حالت کو ملک میں بہتر نہیں بنایا جاتا پاکستان آرام کی زندگی بسر نہ کر سکیگا۔ (باقی صفحہ ۸ کالم ۱)

برطانوی اور روسی جہازوں کا تصادم

برٹش کمانڈر انچیف کی طرف سے روسی کمانڈر انچیف کو احتجاجی نوٹ

برلن ۵ اپریل۔ برلن کے شمال میں ۵ میل کے فاصلہ پر روسی حلقہ اثر میں وائکنگ نامی ایک برطانوی ہوائی جہاز کی ایک روسی لڑاکے جہاز کے ساتھ ٹکر ہو گئی۔ جس کے نتیجہ میں دونوں کو آگ لگ گئی۔ اور گر پڑے۔ وائکنگ کے چودہ مسافر ہلاک ہو گئے روسی جہاز کے سوار بھی ہلاک ہو گئے۔ برطانوی ہوائی جہاز ہمبرگ کے راستہ برلن کو آ رہا تھا۔ برٹش کمانڈر انچیف نے روسی کمانڈر انچیف کو احتجاجی نوٹ بھیجا ہے۔ اس بارہ میں برطانوی وزیر خارجہ دارالعوام میں ایک بیان دینگے۔ برطانوی ترجمان نے کہا روسی جہاز کو اس علاقہ میں آنے کا کوئی حق نہ تھا۔ (رائٹر)

مقدس مقامات پر جانے کی اجازت دی جائے۔

لنڈن ۶ اپریل۔ بعض مذہبی انجمنوں کے سرپرستوں کی طرف سے لارڈ مونٹ بیٹن اور پنڈت جواہر لال نہرو کو تاریں بھیجی گئی ہیں کہ اجمیر میں آئندہ عرس کے موقعہ پر زائرین کے لئے محفوظ راستہ کا انتظام کیا جائے۔ یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ خواجہ معین الدین چشتی کے عرس پر ہر مذہب و ملت کے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔ اس لئے وقت کا بھی عین تقاضا ہے کہ مختلف قوموں میں محبت و اتحاد قائم کرنے والوں کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچانے کا انتظام کیا جائے۔ (او۔ پی۔ آئی)

مسلمانانِ کشمیر و پاکستان کے درمیان افتراق پیدا کرنیکی کوشش

حکومت آزاد کشمیر کی طرف سے غلط اور گمراہ کن پروپیگنڈا کی پرزور تردید

لاہور ۶ اپریل۔ چوہدری عبد اللہ خان صاحب بھلی وزیر مال حکومت آزاد کشمیر نے حسب ذیل بیان پریس کے نام جاری کیا ہے۔ "جریدہ غازی لاہور کی اشاعت ۶ اپریل کا وہ مضمون جس میں احمدیہ جماعت کے کشمیر سٹیٹ پر ایمرجنسی پر سازشانہ قبضہ جمانے کی خبر جلی عنوان سے شائع کی گئی ہے۔ قطعاً بے بنیاد اور صریحاً غلط ہے۔ اس بارہ میں مولوی عبد الواحد صاحب یا احمدی جماعت کی طرف سے کوئی تحریک یا کوشش نہیں کی جا رہی۔ اس قسم کا بے حقیقت پروپیگنڈہ آزاد کشمیر حکومت اور مسلمانانِ کشمیر و پاکستان میں ناخوشگوار روابط کی ایک ناکام داغ بیل ہے۔ ایسے غیر ذمہ دارانہ مضامین سے نامہ نگار کو آئندہ احتراز کرنا چاہیئے۔ اور مسلمانوں کو متاثر نہ ہونا چاہیئے۔"

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
پرنٹر و پبلشر عبد الحمید عاجز بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ہر زمیندار و غیر زمیندار سے انکم ٹیکس کے طریقے پر ٹیکس وصول کیا جائے

آج اسمبلی میں

آج سوالات و جوابات کے بعد مسودہ قانون تحفظ مواشی۔ مسودہ قانون محصول قوت برقی مسودہ قانون اسٹامپ ہند پر ڈرافٹ کمیٹیوں کی رپورٹیں ایوان میں پیش ہو کر باتفاق رائے پاس ہوئیں۔

مسودہ قانون نقل و حمل مغربی پنجاب۔ مسودہ قانون ٹیکس زرعی آمدنی مغربی پنجاب۔ مسودہ قانون مجلس اقتصادی بحالی مغربی پنجاب ایوان کے روبرو پیش کئے گئے۔ یہ تینوں قوانین برائے غور و تصدیق ڈرافٹ کمیٹیوں کے سپرد کر دئیے گئے۔

نواب مظفر علی قزلباش

آج ایوان میں پہلی موقعہ نواب سر مظفر علی قزلباش نے قانون ٹیکس، زرعی آمدنی پر تقریر کی۔ آپ نے کہا حکومت کا طریق کار کچھ عجیب قسم کا ہوتا جا رہا ہے۔ ایک طرف وہ ٹیکس لگا لگا کر زمینداروں کا خون نچوڑ رہی ہے۔ اور دوسری طرف یہ کہا جا رہا ہے کہ زمیندار تو حکومت کو کچھ دیتے ہی نہیں۔ ہمیں صوبے کی بہتری کے پیش نظر حکومت کے عاید کردہ ٹیکسوں سے سرتابی کی جرأت نہیں۔ لیکن حکومت کو چاہیئے۔ یہ کہ وہ سب کو ایک ہی سطح پر لائے اور سب سے ایک ہی قسم کا سلوک کرے۔ وہ ٹیکس انکم ٹیکس کی لائنوں پر ہو اگر انکم ٹیکس کی موجودہ شرح سے زیادہ آمدنی کی توقع نہ ہو۔ تو اس کی شرحوں میں اضافہ کر دیا جائے۔ اب اسلامی حکومت کا دور دورہ ہے۔ ہمیں یکسانیت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس ارادے کو تکمیل کا جامہ پہنانے کے لئے اگر ایکٹ انتقال اراضی بھی آپ کی راہ میں حائل ہوتا ہے تو اسے بے شک اڑا دیجئے۔ ہمارا تعاون ہر حال میں آپ کے ساتھ ہوگا

نواب صاحب کے علاوہ چوہدری خان بہادر دل بخش۔ میاں نور اللہ چوہدری عزیز دین اور چوہدری اصغر علی نے بھی زمینداروں کے حق میں تقریریں کیں

زرعی آمدنی پر ٹیکس کا بل سلیکٹ کمیٹی کے سپرد ہوگیا

لاہور اپنے نامہ نگار سے ۶ر اپریل

اور کہا کہ زمیندار پر پہلے کوئی کم بوجھ نہیں ہے ان ذمہ داریوں کو کم کرنے کی بجائے اس کے لئے رفاہ عامہ۔ تعلیم۔ طبی امداد اور دیگر سہولتیں بہم پہنچانے کی بجائے۔ اس کی ذمہ داریوں میں اضافہ نہ کیا جائے

اقلیتوں کی نمائندگی

مسودہ قانون مجلس اقتصادی بحالی کے لئے سیلیکٹ کمیٹی کے تقرر کے وقت اقلیتوں کے نمائندہ مسٹر گبن نے یہ کہا کہ یہ بل غریب و پسماندہ عوام کی بہتری کے لئے ہے۔ لیکن اس پر غور کرنیوالی کمیٹی میں اقلیتوں کا نمائندہ کوئی نہیں لیا گیا۔ میں دیوان بہادر ایس پی سنگھا کا نام اس کے لئے تجویز کرتا ہوں۔ لیکن آنریبل اسپیکر نے مسٹر سنگھا اور مسٹر گبن دونوں کو اس میں شامل کر دیا۔

(قزلباش)

محکمہ جنگلات کو نقصان

راجہ کالے خاں کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آنریبل وزیر مالیات نے بتایا کہ تقسیم سے مغربی پنجاب کے محکمہ جنگلات کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ نیز ہم سری اور گھوٹے کی تحصیلوں میں بانس اور سمبل کے درخت لگوا رہے ہیں۔

چوہدری عبد الغفور قمر کے ایک سوال کے جواب میں آنریبل وزیر تعلیم نے بتایا کہ تقسیم سے پہلے شکر گڑھ میں پانچ ہائی اسکول تھے جن میں سے تین بند کر کے ایک نیا اسلامیہ اسکول جاری کر دیا گیا ہے۔

ایوان میں اداسی

آج ایوان میں حاضری کے لحاظ سے بحیثیت مجموعی اداسی ہی رہی۔ تلاوت کے وقت ارکان ایوان کی تعداد ۱۶ سے زیادہ نہ تھی۔ چوہدری محمد حسن اور راؤ خورشید باقاعدہ ممبر قرار دئے جانے کے باوجود ایوان میں نہ آئے زرعی آمدنی پر ٹیکس کے قانون پر خان عبد الستار خاں نیازی نے پھر اپنے مخصوص انداز میں تقریر کی۔

انجمن صلیب احمر کی خدمات کا اعتراف

بمبئی ۶ر اپریل۔ ہندوستانی صلیب احمر کی صوبائی شاخ کے سالانہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے بمبئی کے گورنر سر مہاراج سنگھ نے کہا۔ انجمن صلیب احمر ذات پات اور قوم و مذہب کی تفریق سے بالا ہے۔ خدمت خلق اور ہمدردی نوع انسان اس کا فرض ہے۔ پناہ گزینوں کی آباد کاری کے سلسلے میں انجمن مذکور نے جو خدمات انجام دیں ہیں آپ نے دوران تقریر میں ان کا خاص طور پر ذکر کیا۔ نیز بتایا کہ اس انجمن کی طرف سے اس عرصہ میں اٹھارہ ہزار روپے کی قیمت کا دودھ غریب بچوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

اساتذہ کو نصائح

حیدر آباد ۶ر اپریل وزیر تعلیم مسٹر بی۔ ایس وینکٹ راؤ نے ایک ایڈریس کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ اساتذہ کی بہتری اور بہبودگی کے لئے میری کوششیں کامیاب ہو گئی ہیں اور اساتذہ صاحبان بھی محکمہ تعلیم کے ساتھ پورا تعاون کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہم نے مکمل آزادی حاصل کر لی ہے اور اب یہ استادوں کا کام ہے۔ کہ ہر ایک میں آزادی کی روح بھر دیں۔ آپ نے کہا کہ ہماری کامیابی اور مفاد ملک کی آزادی اور حفاظت پر منحصر ہیں، ہم حیدر آباد میں مختلف قوموں کے درمیان محبت اتحاد قائم رکھنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ جو کچھ قائد اعظم نے پاکستان کے لئے اور پنڈت نہرو نے ہندوستان کیلئے حاصل کیا ہے وہی چیز حضور نظام حیدر آباد کیلئے

کانگرسیوں اور کمیونسٹوں کی فتنہ پردازیاں

حیدر آباد ۶ر اپریل۔ کانگرس اور کمیونسٹوں کی متحدہ فتنہ پردازیوں کی اطلاعات آ رہی ہیں ان کا مقابلہ کرنے کے لئے پبلک پولیس کے ساتھ پورا تعاون کر رہی ہے۔ ایک اطلاع ہے کہ سیاسی فتنہ پردازوں کے ایک جتھہ نے نادلہ نامی ایک گاؤں کے لوگوں پر حملہ کر کے ان کی جائیداد پر قبضہ کرنا چاہا۔ مگر اہل دیہہ نے ڈٹ کر ان کا مقابلہ کیا اور حملہ آوروں کو بھگا دیا۔

اسی قسم کی ایک اطلاع عادل آباد سے موصول ہوئی ہے۔ کمیونسٹوں کے ایک مسلح جتھے نے ہندوستانی علاقہ سے آ کر پولیس پر فائرنگ شروع کر دی۔ گاؤں والے فوراً پولیس چوکی میں جمع ہو گئے اور ۲۵ منٹ تک حملہ آوروں کا مقابلہ کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ کئی حملہ آور زخمی ہوئے ہیں ——— (اورپی۔ آئی)

ہندوستان میں کمیونسٹوں کا خطرہ بڑھ رہا ہے!

لنڈن ۵ر اپریل۔ ہندوستان بھر میں کمیونسٹوں کے خلاف جو کارروائی کی جا رہی ہے۔ اسے لنڈن کے اخباروں میں نمایاں طور پر شائع کیا جا رہا ہے۔ لنڈن اخباروں نے ہندوستان میں کمیونسٹوں کے خلاف کارروائی کی خبر کو اس کی طرف سے عام خطرے کے ساتھ ملا کر پیش کیا ہے۔ زیکو سلواکیہ میں روس کی مداخلت اور اس کے بعد برلن میں کنٹرول کونسل اور مارشل پلان کے متعلق روس کے رویہ نے اس خطرے کو زیادہ صاف شکل میں پیش کر دیا ہے۔ اس بات کو محسوس کیا جا رہا ہے کہ کمیونسٹوں کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے حکومت ہند کے ارادہ سے دور رس نتائج پیدا ہوں گے۔

پنڈت نہرو نے چند روز پیشتر جو تقریر کی تھی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ ہندوستان کے کمیونسٹوں کی چالوں سے پیدا شدہ خطرات کو محسوس کرتے ہیں۔ ہندوستان کی صورت حال کو اچھی طرح سمجھنے والا کوئی بھی شخص اس سلسلے میں پنڈت نہرو سے اختلاف نہیں کر سکتا۔ اس بات کو بھی کوئی شخص تسلیم نہیں کر سکتا کہ کمیونسٹ ہندوستان کے مزدوروں کی بہبودی کے لئے یہ چالیں چل رہے ہیں ہندوستان کے بہت سے کمیونسٹوں نے تاشقند میں ٹریننگ حاصل کی ہے۔ ان کے خیالات کا منبع روس ہے گذشتہ ۲۵ سالوں میں ان کمیونسٹوں نے ہندوستان بھر کے مزدوروں پر بالعموم اور کانپور مدراس حیدر آباد اور بمبئی میں کام کرنے والے مزدوروں پر بالخصوص اپنی توجہ مرکوز رکھی۔ کمیونسٹوں نے مزدوروں کو سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کے لئے انہیں منظم کیا۔ انہوں نے مزدوروں کی یونین کا فنڈ کئی بے فائدہ ہڑتالیں کروانے پر ضائع کر دیا۔ برطانیہ کے لیبر حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے۔ کہ ہندوستان میں کمیونسٹوں کیخلاف اس مہم کو جاری رکھا گیا۔ اور اس کے ساتھ مزدوروں کو ٹریڈ یونین تحریک کی صحیح لائنوں پر منظم کرنے کی کوشش کی گئی۔ تو ہندوستان میں کمیونسٹوں کا اثر و رسوخ بہت کم ہو جائے گا۔ ——— (گلوب)

برطانیہ میں مارشل پلان کا اثر

لنڈن ۶ر اپریل۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ مارشل پلان کے عملی شکل اختیار کرنے سے برطانیہ کی قوت پیداوار میں اضافہ ہو جائے گا۔ اس کے بعد ہندوستان، پاکستان، مصر اور عراق کے ساتھ سٹرلنگ بیلنس کے متعلق موجودہ سمجھوتوں کی میعاد ختم ہونے کے بعد حکومت برطانیہ اس مسئلہ پر نئے نقطہ نگاہ سے غور کر سکے گی۔

مارشل پلان کے مطابق برطانیہ کو پہلے سال میں ۳۳۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ سے زیادہ مدد نہیں ملے گی لیکن یہ امید کی جاتی ہے کہ اس مدد سے برطانیہ خام اشیاء اور مشینری حاصل کر کے اپنی تجارت برآمد میں اضافہ کر سکے گا۔ لیکن ابھی مزید کچھ عرصہ کے لئے حکومت برطانیہ کو تجارت درآمد و برآمد کے متعلق احتیاط سے کام لینا پڑے گا۔ ہندوستان پاکستان مصر اور عراق کے ساتھ سٹرلنگ بیلنس کے متعلق سمجھوتہ کے سلسلہ میں حکومت برطانیہ اس پالیسی کو مدنظر رکھے گی۔ اگر برطانیہ کی تجارت برآمد میں اضافہ ہو جائے تو برطانیہ کی تجارت برآمد کے سلسلہ میں ان ملکوں کو فائدہ پہنچے گا۔ جن کے ساتھ حکومت برطانیہ کو سٹرلنگ بیلنس کے متعلق سمجھوتہ کرنا ہے

——— گذشتہ سوموار دام لیلا گراونڈ (دہلی) میں بجلی کی تاریں چرانے کے الزام میں دو سکھوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔

——— سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ امرتسر کے دودھیوں نے ہڑتال کر دی ہے (اپ)

خطبہ جمعہ

خطبہ نمبر ۲۵

اپنے آپکو اسلام کی خدمت کیلئے تیار کرو

پہلے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت اپنے دلوں پر قائم کرو۔ اس کے بعد ہی وہ دنیا میں قائم ہو سکتی ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۰ر جنوری ۱۹۴۸ء

(مرتبہ:۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

(بمقام رتن باغ لاہور)

تشہد تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

۱۹۰۹ء کی بات ہے کہ میں کشمیر گیا۔ سرینگر جو کشمیر کا دارالحکومت ہے۔ اس میں ایک جھیل ہے جو ڈل کہلاتی ہے۔ کوئی ایک میل کے قریب لمبی اور نصف میل کے قریب چوڑی ہے۔ چونکہ سرینگر کی سبزیاں اور ترکاریاں اس میں بوئی جاتی ہیں۔ اس کے کناروں پر یا اس میں گیلیاں ڈال کر ان پر مٹی ڈال دیتے۔ اور اس طرح مصنوعی زمین بنا لیتے ہیں۔ اس لئے ان سبزیوں کو آسانی کے ساتھ شہر میں لے جانے کے لئے جہلم دریا میں سے جو سرینگر کے پاس بلکہ درمیان میں بہ رہا ہے ایک نہر نکالی گئی ہے جو ڈل کے ساتھ سے گذرتی ہے۔ اور ڈل میں ایک دروازہ بنا دیا گیا ہے۔ جس سے دونوں کے پانیوں کا آپس میں اتصال ہو جاتا ہے کبھی نہر میں پانی زیادہ ہو تو ڈل کا پانی نیچا ہو جاتا ہے اور نہر کی طرف سے ڈل کا بہاؤ اونچا ہو جاتا ہے۔ اور کبھی نہر کا پانی نیچا ہو تو ڈل کا پانی اونچا ہو جاتا ہے۔ اور پانی کا بہاؤ نہر کی طرف ہو جاتا ہے۔ اس

نہر کے کنارے

پر کھڑے ہو کر ایک دفعہ میں اس نظارہ کو دیکھ رہا تھا کہ کس طرح کشتیاں ڈل سے نہر میں آتی اور کبھی شہر کی طرف سے آکر ڈل میں چلی جاتی ہیں۔ جس دن کا یہ واقعہ ہے۔ اُس دن نہر کا پانی نیچا تھا اور ڈل کا پانی اونچا تھا۔ اس وجہ سے ڈل سے آنے والی کشتیاں آسانی سے نہر میں آجاتی تھیں لیکن نہر سے جانے والی کشتیاں بڑی مشکل سے ڈل کی طرف جاتی تھیں۔ چھوٹی کشتیاں جن کو کشمیری اصطلاح میں شکارا کہتے ہیں۔ وہ تو معمولی سی کوشش سے ڈل میں چلی جاتی ہیں۔ لیکن بھاری کشتیوں کے لئے سخت دقت ہوتی ہے۔ اور ان کو بوجھ کی وجہ سے بہاؤ کے مقابل پر لے جانا بڑی مشکل بات ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس اثناء میں ایک بڑی کشتی آئی جو اپنی سبزی ترکاری بیچ چکی تھی۔ اور واپس گھر کی طرف جا رہی تھی۔ اس کشتی میں تین چار مرد تھے اور تین چار عورتیں اور کچھ بچے تھے۔ ان سب کو ملا کر ۱۱، ۱۲ آدمی ہونگے۔ جب یہ کشتی ڈل کی طرف جانے لگی۔ تو پانی کے دباؤ کی وجہ سے اس کے راستہ میں سخت روک پیدا ہو گئی۔ اور بانس کا استعمال اور چپو کا استعمال بیکار نظر آنے لگا۔ اس پر کشتی میں سے ایک دو آدمی پھاند کر نیچے اتر گئے۔ اور انہوں نے رسہ سے کشتی کو اوپر کھینچنا شروع کیا۔ لیکن اُن آدمیوں کا زور بھی اس بارہ میں

کامیاب ثابت نہ ہوا

اور کشتی پھر بھی اوپر نہ چڑھ سکی۔ تب اور مرد بھی کود گئے اور انہوں نے زور لگا کر کشتی کو اوپر کھینچنا چاہا۔ لیکن پھر بھی وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوئے۔ کشمیری لوگوں کا قاعدہ ہے کہ جب کوئی مشکل وقت آئے اور انہیں زور لگانا پڑے تو وہ عام طور پر جیسے ایک دوسرے کا تعاون حاصل کرنے کے لئے بعض لوگ خاص الفاظ استعمال کرتے ہیں تاکہ اکٹھا زور لگ سکے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اور کشمیری لہجہ کے مطابق وہ لا الٰہ الا اللہ کی بجائے لا یلہ یل اللہ کہتے ہیں۔ جب انہوں نے دیکھا کہ کشتی اوپر نہیں آتی۔ تو مردوں نے مل کر رسہ اوپر کی طرف کھینچنا شروع کیا۔ اور ساتھ ہی لا یلہ یل اللہ کا نعرہ بھی لگانے لگے۔ اس آواز سے کشتی میں بیٹھی ہوئی عورتوں اور بچوں نے بھی سمجھ لیا کہ اب مشکل وقت آگیا ہے۔ چنانچہ جو چپو خالی پڑے تھے۔ وہ انہوں نے پکڑ کر خود چلانے شروع کر دئیے۔ اور جن کے پاس بانس تھے۔ وہ بانس چلانے لگے۔ اور اس کے ساتھ ہی بچوں نے اپنے ہاتھ سے پانی دھکیلنا شروع کر دیا۔ لیکن انکی یہ ساری تدبیریں ناکام رہیں۔ تب جو بچوں میں سے لڑکے تھے وہ کود گئے۔ اور انہوں نے بھی مل کر مردوں کے ساتھ زور لگانا شروع کیا۔ مگر جب انہوں نے دیکھا کہ کشتی کسی طرح نہیں ہلتی۔ اور لا یلہ یل اللہ کے الفاظ نے کوئی کام نہیں کیا۔ تو انہوں نے

یا شیخ ہمدان کے نعرے

لگانے شروع کر دئیے۔ شیخ ہمدان ایک بزرگ تھے جنہوں نے اس علاقہ میں ابتدائی زمانہ میں اسلام کی تبلیغ کی۔ اب تک اُن کی یادگار اُس علاقہ میں پائی جاتی ہے۔ اور ان کے مقام پر بہت سے پرانے تبرکات مصنوعی یا سچے بھی رکھے ہوئے ہیں کشمیری لوگوں کی عادت ہے کہ جب لا الٰہ الا اللہ کے نعرے سے کچھ نہ بنے۔ تو وہ سمجھتے ہیں اسکے بعد زیادہ زور کا نعرہ شیخ ہمدان کا ہے۔ چنانچہ انہوں نے یا شیخ ہمدان کہہ کر زور لگانا شروع کیا۔ مگر جب پھر بھی کام نہ چلا۔ تو ایک عورت اور باقی بچے بھی نیچے اُتر آئے۔ ایک عورت جو بانس سے زور لگا رہی تھی۔ وہ اندر رہی۔ اس طرح دو اور عورتیں بھی اندر بیٹھی رہیں۔ مگر پھر بھی کشتی نہ ہلی۔ جب پھر بھی کشتی نہ ہلی۔ تو انہوں نے دستور کے مطابق اپنے سب سے بڑے دیوتا کو پکارنا شروع کیا۔ یعنی انہوں نے یا پیر دستگیر کا نعرہ لگایا۔ جب انہوں نے پیر دستگیر کا نعرہ لگایا۔ تو میں نے دیکھا کہ سوائے اس عورت کے جو بانس سے زور لگا رہی تھی اور کشتی کا رُخ سیدھا کر رہی تھی۔ باقی سب کے سب نیچے کود گئے۔ اور دیوانہ وار انہوں نے زور لگانا شروع کیا۔ اور وہ کشتی کو نکال کر لے گئے۔ جہاں تک کشمیری اخلاق کا تعلق ہے۔ میں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا۔ کہ ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی عظمت سب سے کم ہے۔ خدا سے بڑے ان کے نزدیک شیخ ہمدان ہیں۔ اور شیخ ہمدان سے بڑے ان کے نزدیک پیر دستگیر ہیں۔ لیکن جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ جس ذات کو وہ عزیز سمجھتے ہیں اُسکی بے عزتی کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اور اُس کے نام پر وہ ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ ان کا عمل درحقیقت

ایک سبق تھا

جو میں نے سیکھا۔ اور جس کا میرے دل پر گہرا اثر ہوا۔ میں نے کہا۔ یہ لوگ اسلام سے اچھی طرح واقف نہیں۔ ان لوگوں کے دلوں میں وہ روح نہیں جو قرآن اور اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے۔ یہ لوگ خدا تعالیٰ کو بھی مانتے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی مانتے ہیں۔ لیکن خدا سے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا شیخ ہمدان کو سمجھتے ہیں اور شیخ ہمدان سے بڑا پیر دستگیر کو سمجھتے ہیں۔ مگر ایک چیز جو تمام انسانوں میں مشترک ہے۔ ان میں بھی پائی جاتی ہے۔ اور وہ یہ کہ جس چیز سے محبت کامل ہو۔ اُس کے نام پر بٹہ لگنے نہیں دینا چاہیئے۔ مانا کہ وہ خدا اور رسول سے شیخ ہمدان کو بڑا سمجھتے ہیں اور شیخ ہمدان سے پیر دستگیر کو بڑا سمجھتے ہیں۔ مگر بہرحال جس کو وہ بڑا سمجھتے ہیں اسکے نام کو بے عزتی سے بچانے کے لئے وہ

ہر قربانی

کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے بچے جو پانچ چھ سال کے تھے۔ پیر دستگیر کا نام آنے پر میں نے دیکھا کہ اُن کے چہرے سرخ ہو گئے۔ ان کی آنکھوں میں چمک پیدا ہو گئی۔ اور انہوں نے بھی زور لگانا شروع کر دیا۔ اور سمجھ لیا کہ پیر دستگیر کا نام آنے کے بعد ہماری کوشش بیکار نہیں جانی چاہیئے۔ کیونکہ اس سے پیر دستگیر کے نام پر دھبہ آئیگا۔ اُن کا عقیدہ غلط سہی۔ اُن کا ایمان ناقص سہی لیکن یہ چیز جو انسان کو انسان بناتی ہے۔ بشرطیکہ اس سے صحیح طور پر کام لیا جائے۔ اُن کے اندر موجود تھی کہ جس سے محبت اور لگاؤ ہو۔ اس کے نام پر بدنامی کا دھبہ نہیں لگنا چاہیئے۔

آج سے قریباً چالیس سال پہلے کا یہ واقعہ ہے۔ مگر میری نظروں کے سامنے آج بھی یہ واقعہ اسی طرح ہے جس طرح اُس وقت تھا۔ شاید اس کے نقش کچھ دھندلے ہو گئے ہوں تو ہو گئے ہوں۔ مگر بہرحال اس کے نقش زندہ ہیں۔ اور جب بھی اس واقعہ کا مجھے خیال آتا ہے۔ یہ نظارہ میری آنکھوں کے سامنے پھرنے لگتا ہے۔ ہم انکے اس فعل کو بے شک بُرا کہیں کہ خدا اور رسولؐ سے انہوں نے شیخ ہمدان اور پیر دستگیر کو بڑا بنا لیا۔ لیکن جہاں ہمارا فرض ہے کہ ہم بُری بات کو بُرا کہیں۔ وہاں ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ہم

اچھی بات

کو اچھا کہیں۔ اُن کے اندر بیشک بُرائی تھی لیکن ان میں یہ خوبی بھی تھی کہ اُن کے دلوں میں یہ احساس پایا جاتا

تھا کہ ہمیں اپنے محبوب اور پیارے کے نام پر دھبہ نہیں لگنے دینا چاہیئے۔ بیشک انہوں نے غلطی کی۔ بیشک ہم یہی کہیں گے کہ وہ غلطی میں مبتلا تھے۔ لیکن انکو ایک غلطی خوردہ انسان قرار دیتے ہوئے بھی انکی نادانی میں ایک ایسا سبق پوشیدہ تھا جو بہت سے لوگوں کی آنکھیں کھولنے والا ہے۔ اور وہ سبق یہ ہے کہ جب وہ ایک غلط عقیدہ پر قائم ہوتے ہوئے بھی اپنے محبوب کے نام پر بٹہ لگنا گوارا نہیں کر سکتے۔ تو وہ شخص جو ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اُسے تو بہرحال ایمان میں اُن سے بہت زیادہ ثابت قدم ہونا چاہیئے۔ جس طرح کشتی والوں کے نزدیک ایک نازک وقت آگیا تھا اور انہوں نے اپنا سارا زور کشتی کے نکالنے میں لگا دیا۔ اُس سے بہت

زیادہ نازک وقت

اسوقت اسلام اور احمدیت کیلئے آیا ہوا ہے۔ شاید آپ لوگوں میں سے ہر شخص اگر وہاں موجود ہوتا اور ان کے اس طریق عمل کو دیکھتا تو استغفار پڑھنے لگ جاتا اور کہتا۔ یہ کیسے مشرک اور ناقص الایمان لوگ ہیں مسلمان کہلاتے ہیں لیکن مشرکانہ عقائد میں مبتلا ہیں۔ اسلام کی طرف اپنے آپکو منسوب کرتے ہیں لیکن ایسے افعال کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جن کی اسلام سے دُور کی بھی نسبت نہیں۔ لیکن اگر وہ سوچتا تو اُسے معلوم ہوتا کہ وہ اپنے شرک اور بے ایمانی میں بھی ایمانداروں کو سبق دے رہے تھے وہ مشرک سہی۔ وہ بے ایمان سہی۔ لیکن وہ

وفاداری کا جذبہ

اپنے اندر رکھتے تھے۔ اور اگر ایک مشرک اور کافر وفادار ہوسکتا ہے تو مومن کو اس سے بڑھ کر کیوں وفادار نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر ایک مشرک اپنے پیر کا نام آنے پر یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اُسے ناکامی ہو۔ تو وہ مومن کیسا مومن ہے جو مشکلات اور آفات کے وقت میں یہ چاہے کہ خدا اور رسول کا نام بیشک بدنام ہوجائے یا ناکامی کا داغ (نعوذ باللہ) ان کے چہرے پر لگ جائے۔

یاد رکھو یہ زمانہ ہماری جماعت کیلئے نہایت ہی نازک ہے۔ نہ صرف ہماری جماعت کیلئے بلکہ سارے اسلام کیلئے نازک ہے۔ دوسرے مسلمان اس حقیقت کو سمجھیں یا نہ سمجھیں ہماری جماعت اس بات کی مدعی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے تازہ پیغام کی حامل ہے۔ اگر دوسرے لوگ اپنے فرائض کی ادائیگی میں غفلت کرتے ہوں تو اس کا یہ نتیجہ نہیں نکلنا چاہیئے کہ ہم بھی غافل ہوجائیں۔ اگر مسلمان اس حالت پر غور کریں جو اسوقت اسلام کی ہے۔ اگر وہ جھوٹے دعووں کو چھوڑ دیں اگر وہ اس امر کو اپنے دلوں میں سے نکال دیں کہ ہم

اللہ اکبر کے نعرے

لگائیں گے تو یوں ہوجائیگا۔ اور وہ اس دھوکہ سے اس طرح بچ سکتے ہیں کہ وہ غور اور فکر سے کام لیں۔ اگر وہ اسلام کی موجودہ حالت پر صحیح طور پر تدبر کریں۔ تو انہیں نظر آئیگا کہ اسلام کے پاؤں اسوقت اکھڑ رہے ہیں۔ اسلام کی جڑیں اس وقت ہل رہی ہیں۔ اسلام کی سیاسی حالت پہلے ہی کمزور ہوچکی تھی۔ اب عقائد کی حالت بھی کمزور ہوتی چلی جارہی ہے۔ اور اسوقت اسلام کے نام کو دنیوی اغراض کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔ جس طرح آج سے پہلے دنیا کا پردہ کام جس کے لئے قرآن آیا تھا۔ لوگوں نے نظر انداز کر دیا تھا۔ اور قرآن کریم کے صرف دو کام رہ گئے تھے۔ مُردوں پر پڑھنا اور عدالتوں میں قرآن ہاتھ میں لے کر جھوٹی قسمیں کھانا۔ اسی طرح اس زمانہ میں اسلام کی غرض صرف اس قدر رہ گئی ہے کہ

اسلام کا نام

لے کر عوام الناس میں جوش پیدا کیا جائے۔ اور سیاسی اغراض میں اس کی مدد سے اپنے رقیب کو شکست دینے کی کوشش کی جائے۔ وہ عدالتوں میں جھوٹی قسمیں کھانا اور قبروں پر قرآن کا پڑھنا بھی ایک لغو کام تھا۔ مگر یہ تو بہت ہی خطرناک اور اسلام کو سخت نقصان پہنچانے والا فعل ہے۔ نام اسلام کا لیا جاتا ہے مگر غرض ایک دوسرے پر سیاسی فوقیت حاصل کرنا ہوتی ہے۔ اسلام اسلام کا نعرہ لگانے والا خود اسلام پر عامل نہیں ہوتا۔ وہ نماز کا تارک ہوتا ہے۔ وہ ان تمام آداب اور طریقوں کے خلاف چل رہا ہوتا ہے۔ جن کا اسلام نے بنی نوع انسان سے مطالبہ کیا ہے مگر وہ اسلام کا نعرہ لگانے میں سب سے زیادہ حصہ لیتا ہے۔ اسکی آواز باقی سب آوازوں سے اونچی ہوتی ہے۔ وہ جتنا زیادہ اسلام کا منکر ہوتا ہے۔ اتنی ہی بلند آواز سے وہ اسلام اسلام کا نعرہ لگاتا ہے تا اس کے اسلام سے انکار اور اسلام پر عمل نہ کرنے کے

عیب پر پردہ

پڑ سکے۔ پس یہ وقت ہماری جماعت کے لئے نہایت ہی نازک ہے۔ اس لئے کہ اسلام کی کشتی کو پار لگانا ہمارے ذمہ ہے۔ بیشک ہر شخص جو مسلمان کہلاتا ہے۔ یہ فرض اس پر بھی عائد ہوتا ہے۔ لیکن یہ فرض اسے بھولا ہوا ہے اور نئے سرے سے وہ کوئی عہد نہیں کرتا۔ اور اگر عہد کی کوئی حقیقت ہے۔ اگر عہد جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے مسئول ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے متعلق سوال کیا جائیگا۔ تو پھر اپنی زبان سے اللہ تعالیٰ کے حضور

تازہ عہد

کرنے والے زیادہ ذمہ دار اور جوابدہ ہیں۔ باقی لوگ وہ ہیں جن میں سے کسی نے دس پشت سے اور کسی نے بیس پشت سے عہد کیا تھا۔ ماں باپ نے عہد کیا جو اولاد نے بھلا دیا۔ بیشک ان کی اولاد کا بھی فرض ہے کہ اپنے ماں باپ کے عہد کی قدر و قیمت کا احساس کریں اور اپنے اعمال میں تغیر پیدا کریں۔ لیکن اس عہد کی وہ شان نہیں جو اس عہد کی ہے جو براہ راست کیا جائے۔ پس جب تک جماعت اس ذمہ داری کو نہیں سمجھتی جو اس تازہ عہد کی وجہ سے اس پر عائد ہوتی ہے۔ اس وقت تک وہ اپنے ایمان کا کوئی ثبوت مہیا نہیں کرتی۔ اور اس وقت تک اسلام اور احمدیت کا بھی روشن مستقبل نظر نہیں آسکتا۔ اس بارہ میں بیشک جماعت کے اور افراد بھی ذمہ دار ہیں۔ مگر سب سے زیادہ فرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان پر عائد ہوتا ہے۔ میں نے کہا تھا کہ ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جو اپنی ذمہ داری کو ادا نہیں کرتے۔ بہت سے ایسے ہیں جو دنیوی کاموں میں مشغول ہیں اور ایسے نازک وقت میں

خدا اور اس کے رسولؐ

کو چھوڑ کر اپنے ذاتی کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ میں نے بتایا تھا کہ اُن کی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں بالصراحت اس کا ذکر آتا ہے۔ کہ اگر وہ نیکی کریں گے۔ تو ان کی نیکیاں انہیں دوسروں سے زیادہ ثواب کا مستحق بنائیں گی۔ لیکن اگر وہ غلطیاں کریں گے۔ تو ان کی غلطیاں انہیں دوسروں سے زیادہ سزا کا مستحق بنائیں گی۔ میں نے اس طرف بھی توجہ دلائی تھی کہ جماعت کو بھی اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے۔ جماعت بھی لفظی صاحبزادگیوں کی طرف جاتی ہے۔ حالانکہ لفظی صاحبزادگیوں کی بجائے ہمیں حقیقی صاحبزادگی اپنے مدنظر رکھنی چاہیئے۔ گویا اُن کا طریق عمل بھی دوسروں کو سبق دینے والا نہیں۔ شاید وہ سمجھتے ہیں کہ ان میں جتنی کمزوری ہوگی۔ ہم کو اس سے زیادہ کمزوری دکھانے کا موقع ملیگا۔ اس لئے منع کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ مگر اس طریق پر چل کر دونوں میں سے کسی کا بچاؤ نہیں ہوسکتا۔ خدا سے عہد باندھ کر اُسے توڑ دینا ایسی چیز نہیں جو معاف کی جاسکے۔ یہ اس دنیا میں بھی اُن کو ذلیل کردیگی اور اگلے جہان میں بھی اُن کو ذلیل کریگی۔ میرے اُس خطبہ کے جواب میں

ہمارے خاندان

کے دو نوجوانوں نے مجھے لکھا ہے کہ ہم نے تو پہلے ہی اپنی زندگیاں دین کے لئے وقف کی ہوئی ہیں۔ میں نے اُس محکمہ کے ذریعہ جو وقف کا ریکارڈ رکھتا ہے۔ انہیں جواب دیا ہے کہ پہلے اپنی شکل تو اسلام اور احمدیت والی بناؤ۔ اور اسلام اور احمدیت پر عمل کرکے دکھاؤ۔ اگر تم اپنی شکل اسلام اور احمدیت والی نہیں بنا سکتے اور نہ اُس کی تعلیم پر عمل کرتے ہو۔ تو تمہارا اپنے آپکو وقف کرنا محض ایک دھوکا ہوگا۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کس چیز کے لئے آئے تھے۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دفتروں کی کلرکیاں کرنے کے لئے آئے تھے۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تجارتیں کرنے کے لئے آئے تھے۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کارخانے قائم کرنے کیلئے آئے تھے۔ آخر کس چیز پر ہم انکو لگائیں۔ جب وہ قرآن اور حدیث ہی نہیں جانتے۔ اور جب وہ ان پر عامل ہی نہیں تو ہم انکو کس چیز پر لگائیں۔ جب وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

نقشِ قدم

پر چلنے کیلئے نہیں۔ جب اُن کا لباس اور طور طریق بھی اسلام کے مطابق نہیں تو ہم نے اُنکے وقف کو لیکر کیا کرنا ہے۔ آخر انکو دیکھ کر ایک عیسائی کے لباس اور ان کے لباس میں کیا فرق نظر آتا ہے۔ ایک چوڑھا عیسائی ہوتا ہے تو وہ بھی اسی طرح پتلون پہن لیتا ہے۔ ایک سائنسی عیسائی ہوتا ہے تو وہ بھی اسی طرح پتلون پہن لیتا ہے۔ جب ان کے اندر اتنی بھی غیرت نہیں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انکے دلوں میں اتنی بھی محبت نہیں کہ وہ اپنے لباس اور طریق کو درست کر سکیں۔ اور جب اسلام کی انہیں اتنی بھی محبت نہیں کہ وہ قرآن اور حدیث پڑھ کر دین کی واقفیت حاصل کریں تو انکے وقف کے معنے ہی کیا ہیں۔ کلرک تو ہم عیسائی بھی نوکر رکھ سکتے ہیں۔ تجارت کا کام بھی عیسائیوں سے کروایا جا سکتا ہے۔ جس کام پر غیر مذاہب کے لوگ نہیں رکھے جاسکتے وہ تبلیغ ہے۔"

اسلام اور احمدیت کی اشاعت

ہے۔ اگر واقعہ میں اُنکے دلوں میں اسلام اور احمدیت کی کوئی محبت ہے تو انہیں قرآن پڑھنا چاہیئے۔ حدیث پڑھنی چاہیئے۔ اپنے لباس اور طرز رہائش کو درست کرنا چاہیئے۔ جبتک وہ یہ کام نہیں کر سکتے اُسوقت تک اُنکا اپنے آپکو وقف کرنا دُنیا کو بھی دھوکا دینا ہے۔ اور اپنے آپکو بھی دھوکا دینا ہے۔ دنیا کو وہ دھوکا دے سکتے ہیں۔ لیکن اگر اپنے آپکو بھی وہ دھوکا دیتے رہے تو انہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ اپنی نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرینگے۔ جس قسم کے حالات جماعت کو آئندہ پیش آنیوالے ہیں وہ نہایت خطرناک ہیں۔ پہلے بھی میں نے تفصیل سے حالات نہیں بتائے تھے صرف اجمالاً آئندہ آنیوالی مشکلات کا ذکر کیا تھا۔ اور تم نے دیکھا کہ جو کچھ میں نے کہا تھا۔ وہ

لفظاً لفظاً

پورا ہوا۔ اب میں اس سے بھی زیادہ خطرناک حالات جماعت کے متعلق دیکھتا ہوں۔ میں اس سے بھی زیادہ مشکلات احمدیت کے راستہ میں حائل ہوتی ہوئی دیکھتا ہوں احمدیت تو بہرحال غالب آئے گی لیکن احمدیت کی جنگ ۱۵۔ بیس سال سے زیادہ نہیں چل سکتی۔ پندرہ بیس سال کے عرصہ میں یا تم غالب آجاؤ گے یا تم تباہ کر دیئے جاؤ گے ان دونوں میں سے ایک بات ضرور ہو کر رہے گی۔ میں "تم" کا لفظ استعمال کرتا ہوں۔ احمدیت کا لفظ استعمال نہیں کرتا۔ کیونکہ احمدیت بہرحال غالب آئے گی۔ صرف ۱۵۔ بیس سال کی مہلت ہے جو تمہیں دی گئی ہے۔ ان پندرہ بیس سالوں میں سے ہر پہلا سال آئندہ آنیوالے سال سے زیادہ قیمتی ہے۔ ۴۸ء ۴۹ء سے زیادہ قیمتی ہے۔ اور ۱۹۴۹ء ۵۰ء سے زیادہ قیمتی ہے۔ اور ۵۰ء ۵۱ء سے زیادہ قیمتی ہے۔ اور ۵۱ء ۵۲ء سے زیادہ قیمتی ہے اور ۵۲ء ۵۳ء سے زیادہ قیمتی ہے۔ تم اگر یہ کہو کہ اگر میں نے ۴۸ء میں یہ کام نہیں کیا تو کیا ہوا ۴۹ء میں کر لیں گے تو تم کچھ نہیں کر سکو گے لیکن اگر تم یہ کہو گے کہ ۴۹ء کا کام ہم ۴۸ء میں کر لیں تب بے شک تمہاری کامیابی قریب آسکتی ہے۔ بہرحال اس زمانہ میں

سب سے بڑا فرض اور سب سے اہم فرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد پر عائد ہوتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ قادیان سے نکلنے اور نظام کے درہم برہم ہو جانے پر بجائے اس کے کہ جماعت کے نوجوان خدمت دین کے لئے آگے آتے قریباً بیس فی صدی انجمن کے کارکن بھاگ کر باہر چلے گئے ہیں گویا جس وقت لوگ دنیا میں اکٹھے ہوا کرتے ہیں۔ اس وقت ہماری جماعت کے نوجوانوں نے غداری اور بے ایمانی کا ثبوت دیا ہے بجائے اس کے کہ وہ اپنے کام چھوڑ کر سلسلہ کی خدمت کے لئے آ جاتے وہ سلسلہ کا کام چھوڑ کر باہر چلے گئے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ بعضوں کے منہ پر یہ الفاظ ہیں کہ اگر ہم باہر نہ جائیں تو کھائیں کہاں سے مگر یہ سوال صرف ہمارے سامنے ہی نہیں بلکہ

پہلی جماعتوں کے سامنے

بھی یہ سوال تھا اور پھر بھی وہ دین کا کام کرتی چلی گئیں پس میں کہتا ہوں کہ اگر یہ سوال غلط اور بے معنی ہے تو پھر وہ کون ہے جس کو سب سے زیادہ سزا ملے گی۔ اور وہ جو خدا کے سامنے ایک ذلیل چور کی حیثیت میں پیش ہوگا۔ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ایسے افراد یہ لوگ اس دنیا میں بھی ذلیل کئے جائیں گے اور اگلے جہان میں بھی ذلیل کئے جائیں گے۔ یہ کوئی عزت اپنی تجارتوں اور اپنی نوکریوں سے حاصل نہیں کر سکیں گے۔ کیونکہ ان کو جو خدا نے عزت دی تھی وہ دوسروں کو نہیں دی اور خدا نے ان پر جو فضل نازل کئے تھے وہ دوسروں پر نہیں کئے اس لئے اب اللہ تعالیٰ جو قربانی ان سے چاہتا ہے وہ بھی دوسروں سے نمایاں ہے بیشک اللہ تعالیٰ اپنے دربار میں آگے بڑھنے کا ہر ایک کو موقع دیتا ہے مگر جو نہیں آتے یا آکر پیچھے ہٹ جاتے ہیں وہ سب سے بڑے مجرم ہو جاتے ہیں پس جن جن لوگوں میں بھاگنے کی روح پیدا ہو رہی ہے اُن کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ اپنا فرض ادا نہیں کر رہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمیں شاید تمام محکمے بند کرنے پڑیں گے اور ہمیں پھر اپنا تمام کام اسی ابتدائی حالت پر لے جانا پڑے گا۔ جس حالت پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تھا اور شاید وہ وقت بھی آ جائے جبکہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد پر اگر اُن میں ایمان اور دیانت ہوئی یہ

تمام بوجھ

آ پڑے۔ لیکن وہ اس بات کی طرف متوجہ ہیں کہ دوسرے لوگ یہ کام کریں۔ اور ہم اپنے دنیوی کاموں میں مصروف رہیں میں سمجھتا ہوں۔ اب وقت آ چکا ہے کہ ہم اس بارہ میں زیادہ سخت قدم اٹھائیں۔ اگر ہمیں یہ حق حاصل ہے۔ کہ ہم کسی سست اور کوتاہ بین انسان کو اس کے اعمال کی وجہ سے سلسلہ سے نکال دیں۔ تو یقیناً ہمیں یہ حق بھی حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کو اختیار کرتے ہوئے جو لوگ خدمت دین میں حصہ نہیں لے رہے۔ ان کو ہم خاندان مسیح موعود میں سے نکال دیں۔ اگر ہمیں عام احمدیوں کے مقاطعہ کا حق حاصل ہے۔ تو یقیناً ہمیں یہ حق بھی حاصل ہے۔ کہ جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں سے دین کی خدمت سے غافل ہیں اُن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں سے نکال دیں۔ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے نکالا جا سکتا ہے۔ تو مسیح موعودؑ کی اولاد میں سے کیوں نکالا نہیں جا سکتا۔ اور اگر دوسرے لوگ قربانیاں کر سکتے ہیں تو مسیح موعودؑ کی اولاد کیوں قربانی نہیں کر سکتی ان کی قربانیاں یقیناً دوسروں کے اندر جوش پیدا کریں گی اور اگر وہ نہیں کریں گی تو اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں سے ذریعہ

ایک نئی جماعت

پیدا کر دے گا۔ بہرحال اُن کا یہ کام نہیں کہ وہ دین سے غافل رہیں۔ قرآن اور حدیث سے واقفیت پیدا نہ کریں اور نکرنے بنے ہوئے چوڑھے عیسائیوں کی طرح پتلونیں پہنتے پھریں۔ اگر ایسی صورت میں وہ اپنے آپ کو وقف بھی کرتے ہیں۔ تو ان کے وقف کے کوئی معنے نہیں ہو سکتے آخر وقف کے بعد ہم اُن سے کیا کام لیں گے یہی کام لیں گے کہ وہ مختلف علاقوں میں جائیں اور تبلیغ کریں مگر اس کے لئے انہیں سب سے پہلے اپنا نمونہ پیش کرنا چاہیں اگر وہ یہ کام نہیں کر سکتے اگر وہ اس اہم امر کی طرف توجہ نہیں کر سکتے تو انہوں نے کرنا کیا ہے۔ کیا ہم نے اُن کا مربہ اور اچار ڈالنا ہے یا ہم نے اُن کی چٹنیاں ڈالنی ہیں۔ یہی کام ہے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں مبعوث ہوئے تھے۔ کہ اسلام اور احمدیت کو پھیلایا جائے۔ اگر اُن کے دلوں میں قرآن اور حدیث پڑھنے کا شوق نہیں۔ اگر اُن کے دلوں میں قرآن اور حدیث کا درس دینے کا شوق نہیں تو کیا کام ہے جو وہ کرنا چاہتے ہیں اور کس غرض کیلئے وہ اپنے آپ کو وقف کرتے ہیں جو کام وہ اس وقت کر رہے ہیں اس کے لئے تو ایک

ہندو اور عیسائی

بھی نوکر رکھا جا سکتا ہے۔ پس پہلے انہیں اپنے اندر دین پیدا کرنا چاہیئے پہلے اپنی نمازیں درست کرنی چاہئیں پہلے قرآن اور حدیث پڑھنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اس کے بعد انہیں دین کی تبلیغ کے لئے نکل جانا چاہیئے جیسے پرانے زمانہ میں صوفیاء باہر نکلے اور ملکوں کے ملک انہوں نے اسلام میں داخل کر لئے یہی ملک جس میں سے آج چھ لاکھ مسلمان اس طرح بھاگا ہے کہ چند دنوں میں ہی سارا مشرقی پنجاب مسلمانوں سے خالی ہو گیا۔ اس ملک میں حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتیؒ آئے اور سارا ملک انہوں نے مسلمان بنا لیا۔ آخر وہ کیا چیز تھی جو

خواجہ معین الدین صاحب چشتیؒ

کو حاصل تھی۔ وہ کیا چیز تھی جس نے حضرت باوا نانک کو حضرت فرید الدین صاحب شکر گنج والوں کے دروازہ پر لا کر ڈال دیا اگر فرید الدین صاحب شکر گنج والے اپنے عمل اور طریق سے باوا نانک کی آنکھوں کو نیچا کر سکتے تھے۔ تو اگر اس زمانہ کا مسلمان بھی فرید الدین بن جائے۔ تو کیوں وہ سکھ کی آنکھ کو نیچا نہیں کر سکتا۔ یقیناً وہ ایسا کر سکتا ہے۔ مگر اس کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ قرآن اور حدیث کو پڑھا جائے۔ قرآن اور حدیث پر عمل کیا جائے۔ اور قرآن اور حدیث کی تعلیم کو پھیلایا جائے۔ اگر اس کام کے لئے ہم تیار ہیں تو یقیناً ابتلاؤں پر ہم غالب آ جائیں گے لیکن اگر ہم اس کے لئے تیار نہیں تو ابتلا ہم پر غالب آ جائیں گے۔ پس میں ایک دفعہ پھر حضرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے افراد کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اگر وہ اپنی اصلاح کر لیں تو وہ

دوہرے ثواب کے مستحق

ہوں گے۔ لیکن اگر انہوں نے اصلاح نہ کی تو جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے وہ دوہرے عذاب کے مستحق ہوں گے بہر حال خدا تعالیٰ کی طرف سے جب تک سلسلہ کی یہ حیثیت قائم ہے جب بھی کوئی آواز بلند ہوگی۔ اُس آواز کا پہلا مخاطب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاندان ہوگا اور اُن کا فرض ہوگا کہ وہ قرآن پڑھیں۔ حدیث پڑھیں اور مختلف ملکوں میں تبلیغ کے لئے نکل جائیں تا پھر مسلمان ایک ہاتھ پر جمع ہو کر اسلام کی عظمت کا موجب بنیں جو افتراق اور شقاق اس وقت مسلمانوں میں پایا جاتا ہے وہ اس قدر بڑھا ہوا ہے کہ ہر مسلمان اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنانے کی فکر میں ہے۔ کہیں مذہبی اختلاف کو آپس کے افتراق کا ذریعہ بنایا جا رہا ہے اور کہیں سیاسی اختلافات کو آپس کے افتراق کا ذریعہ بنایا جا رہا ہے اس تباہی اور بربادی کا سوائے اس کے اور کوئی علاج نہیں کہ پھر مسلمان احمدیت کے ذریعہ ایک ہاتھ پر اکٹھے ہو جائیں اور پھر کفر پر حملہ کر کے اُسے تباہ کر دیا جائے اور یقیناً ایسا ہو سکتا ہے یہ خیال کہ ہم تھوڑے ہیں اور دشمن زیادہ ہے بالکل غلط ہے ہندوستان کے نو کروڑ مسلمان جو اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں اگر اُن کا چوتھا حصہ یعنی سوا دو کروڑ مسلمان بھی ایک ہاتھ پر جمع ہو جائے تو نہ صرف ہندوستان کے تیس کروڑ غیر مسلموں پر بلکہ چین اور جاپان پر بھی جس کی آبادی شامل کر کے ایک ارب تک پہنچ جاتی ہے۔ ہمیں غلبہ حاصل ہو سکتا ہے۔ ہم اس سے گھبرانے والے نہیں کہ ہم تھوڑے ہیں اور دشمن زیادہ ہے روحانیت میں بہت بڑی طاقت ہوتی ہے اور یہ طاقت خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیں حاصل ہے بیشک مادی اور ظاہری سامانوں میں بھی طاقت ہوتی ہے مگر مادی اور ظاہری سامان صرف جسم فتح کرتے ہیں اور روحانی طاقت دشمن کے

اُس مقام پر

حملہ کرتی ہے۔ جہاں اُس کا بچاؤ بالکل ناممکن ہوتا ہے۔ اگر اسلام کا صحیح نمونہ پیش کیا جائے۔ اور والہانہ طور پر اس کی تبلیغ اور اشاعت کی جائے تو وہی لوگ جو آج ہمارے دشمن اور ہمارے مقابل میں لڑ رہے ہیں کل ہمارے ساتھ شامل ہو کر اسلام کی طرف سے کفر کے مقابلہ کے لئے نکل کھڑے ہوں گے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا۔ تو خانہ کعبہ کے پجاری بھی بظاہر مسلمان ہو گئے۔ اُس وقت کا ایک پجاری کہتا ہے کہ میرے خاندان کے بہت سے آدمی چونکہ مسلمانوں کے ہاتھوں مارے گئے تھے اسلئے گو میں بظاہر مسلمان ہو گیا مگر میں نے اپنے دل میں قسم کھائی کہ جب بھی مجھے موقعہ ملا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر کے اپنے خاندان کے افراد کا بدلہ لوں گا۔ اس کے بعد ایسا اتفاق ہوا کہ اس کی اس خواہش کے پورا ہونے کا ذریعہ بھی نکل آیا۔ طائف والوں سے جنگ ہوئی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہل طائف کا مقابلہ کرنے کے لئے صحابہ کو لیکر چل پڑے اس وقت یہ شخص بھی جو آپ کے قتل کا ارادہ رکھتا تھا لشکر میں شامل ہو گیا

اُس کا اپنا بیان

ہے کہ میں نے سمجھا میرے لئے یہ بہت ہی عمدہ موقعہ پیدا ہو گیا ہے۔ اگر لڑائی میں کوئی ایسا موقعہ آیا جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے ہوئے تو میں انہیں مار ڈالوں گا اس لئے میں آپ کے قریب قریب رہتا تھا آخر ایسے سامان بھی پیدا ہو گئے کہ مجھے اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کا موقع مل گیا۔ اسلامی لشکر جب آگے بڑھا تو دشمن نے کمین گاہوں سے تیر برسانے شروع کر دیئے مکہ کے حدیث العہد اور نئے نئے مسلمان جن میں بعض کافر بھی شامل تھے اور جو بڑے تکبر سے آگے آگے چل رہے تھے جب اُن پر تیروں کی بوچھاڑ پڑی تو وہ بے تحاشا پیچھے کی طرف بھاگے اُن کے بھاگنے اور سواریوں کے بدکنے کی وجہ سے باقی لشکر میں بھی بھاگڑ مچ گئی اور سب لشکر میدان سے بھاگ نکلا یہاں تک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

صرف بارہ آدمی

رہ گئے۔ اُس وقت حضرت ابوبکرؓ نے چاہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس لوٹائیں چنانچہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی باگ پکڑ لی اور کہا یا رسول اللہ اب ہمیں لوٹنا چاہیئے تاکہ ہم لشکر کو جمع کر کے پھر حملہ کریں اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے جوش سے فرمایا چھوڑ دو میری سواری کی باگ کو اور حضرت عباسؓ کو بلا کر کہا عباس آواز دو کہ اے انصار خدا کا رسول تم کو بلاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت مہاجرین کا نام نہیں لیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مہاجرین کی سفارشوں پر ہی کفار مکہ کو ساتھ لیا گیا تھا۔ چونکہ وہ مہاجرین کے رشتہ دار تھے انہوں نے سفارش کی کہ

اسلامی پردہ کے متعلق مضمون

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

آج کل پردہ کے سوال کے متعلق پاکستان کے اخباروں میں بہت چرچا ہے اور مختلف قسم کے خیالات ظاہر کئے جا رہے ہیں۔ بعض دوستوں کی تحریک پر میرا بھی ارادہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو اس سوال کے متعلق ایک مضمون لکھ کر پردہ کے بارہ میں اسلامی تعلیم پر روشنی ڈالوں سو اگر کسی دوست کو پردہ کے سوال کے متعلق کوئی خاص بات کھٹکتی ہو یا کوئی پہلو خصوصیت سے قابل وضاحت نظر آتا ہو تو مجھے مطلع فرمائیں تاکہ میں اپنے مضمون میں اسے مدنظر رکھ سکوں و باللہ التوفیق و ہو المستعان۔ خاکسار مرزا بشیر احمد آف قادیان حال رتن باغ لاہور ۸/۴/۴۸

ان کو بھی ساتھ ہی کیا جائے اور انہیں خدمت کا موقع دیا جائے چونکہ ان کی سفارش کی وجہ سے اسلامی لشکر کو نقصان پہنچا تھا اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خفگی کا اس نہایت ہی لطیف پیرایہ میں اظہار کیا کہ مہاجرین کا نام نہیں لیا۔ بلکہ صرف یہ فرمایا کہ اے انصار خدا کا رسول تم کو بلاتا ہے۔ مہاجرین بعض دوسرے الفاظ میں بیشک شریک ہو جاتے تھے مگر علیحدہ طور پر آپ نے ان کا نام نہیں لیا۔ غرض بعض روایتوں میں ذکر آتا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا اے

بیعت رضوان والے

لوگو۔ اور بیعت رضوان میں مہاجرین شامل تھے بہرحال اس موقعہ پر دشمن نے اور حملہ کیا۔ اور ایک وقت ایسا بھی آگیا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میدان جنگ میں اکیلے رہ گئے اس وقت صرف ایک صحابی سفیانؓ آپ کے پاس تھے یا وہ شخص تھا جو آپ کو قتل کرنے کی نیت سے آیا تھا۔ وہ کہتا ہے جب میں نے دیکھا کہ آپ اکیلے ہیں تو میں نے سمجھ لیا کہ اب میرے لئے حملہ کا موقع آگیا ہے میں آگے بڑھا اس نیت اور اس ارادہ سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مار دوں جب میں آگے بڑھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر مجھ پر پڑ گئی۔ آپ نے فرمایا آگے آجاؤ۔ میں اور آگے چلا گیا۔ جب میں آپ کے قریب پہنچا تو آپ نے اپنا ہاتھ لمبا کیا میرے سینہ پر اپنا ہاتھ پھیرا اور کہا اے خدا تو اس کے دل سے

سارا کینہ اور بغض

نکال دے۔ وہ کہتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کا میرے سینہ پر سے ہٹنا تھا کہ مجھے یوں معلوم ہوا کہ دنیا کی ساری محبت میرے دل میں سمٹ آئی ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اتنے پیارے معلوم ہونے لگے کہ ان سے زیادہ پیارا مجھے دنیا میں اور کوئی وجود نظر نہیں آتا تھا پھر آپ نے فرمایا آگے بڑھو اور دشمن کا مقابلہ کرو۔ وہ کہتا ہے اس وقت یہ بات میرے واہمہ اور خیال میں بھی نہ تھی کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مارنے کے لئے آیا تھا بلکہ اس کی بجائے آپ کی محبت کا اس قدر جوش میرے دل میں پیدا ہوا کہ خدا کی قسم اگر اس وقت میرا باپ بھی میرے سامنے آتا تو میں فوراً اس کی گردن کاٹ ڈالتا۔ دیکھو اس واقعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جب کسی انسان میں تغیر پیدا ہوتا ہے تو اس کی حالت کیا سے کیا ہو جاتی ہے وہ ایک معمولی آدمی تھا وہ کفر کی حالت میں نکلا اور اس ارادہ کے ساتھ نکلا کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دوں گا مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پھر جانے کی وجہ سے اس میں ایسا تغیر پیدا ہو گیا کہ وہ آپ کی خاطر ہر بڑی سے بڑی قربانی کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد سے یہ امید نہیں کی جا سکتی کہ وہ اپنے اندر اتنا تو تغیر پیدا کریں جتنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پھر جانے کی وجہ سے اس انسان میں پیدا ہوا۔ غرض میں جماعت کو عموماً اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کو خصوصاً اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ

اپنی اصلاح کریں

اور اپنے آپ کو اسلام کی خدمت کے لئے تیار کریں۔ دشمن اپنا سارا زور اسلام کے مٹانے کے لئے لگا دیگا۔ بیشک جہاں تک احمدیت کا سوال ہے خدا اس کا محافظ ہے۔ مگر ہمارا بھی فرض ہے۔ کہ جب خدا یہ کام کرنا چاہتا ہے تو ہم اس کے ہتھیار بن کر زیادہ سے زیادہ برکات اور ثواب حاصل کریں اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ نقل اسی طرح حاصل ہو سکتا ہے کہ ہم قرآن اور حدیث پڑھیں قرآن اور حدیث پر عمل کریں اور قرآن اور حدیث پر عمل کرائیں میں سمجھتا ہوں اب وقت آگیا ہے کہ جس طرح پہلے زمانے میں حضرت معین الدین صاحب چشتی، حضرت خواجہ قطب الدین صاحب بختیار کاکی اور دوسرے اولیاء بغیر ڈر کے دشمن میں گھس گئے اور انہوں نے اسلام پھیلایا اسی طرح اب بھی لوگ بغیر کسی ڈر کے اسلام کی

تبلیغ کے لئے نکل جائیں

اور اس امر کی پرواہ تک نہ کریں کہ دشمن ان سے کیا سلوک کرے گا۔ مگر یقیناً جو لوگ اس نیت اور ارادہ سے نکلیں گے کہ وہ اس قابل ہوں گے کہ بڑے سے بڑے دشمنوں کے دلوں کو بھی پھیر دیں جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نے اس کافر کے دل کو بدل دیا تھا خدا کے کام معجزانہ ہی ہوتے ہیں تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ کیوں کر ہو گا جو کام خدا کے ہوتے ہیں ان میں "کیوں کر" اور "کس طرح" کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیا تم کو پتہ ہے کہ دنیا کیونکر پیدا ہوئی کیا تم کو پتہ ہے کہ کائنات کیونکر بنی نہ تم کو یہ پتہ ہے کہ دنیا کیونکر پیدا ہوئی اور نہ تم کو یہ پتہ ہے کہ کائنات کیونکر بنی۔ فلاسفر آج تک بحثیں کرتے رہے ہیں مگر وہ ان امور کو حل نہ کر سکے۔ تمہارے سامنے دنیا موجود ہے تم بتاؤ تو سہی کہ ستارے کہاں ختم ہوتے ہیں پھر اس کے بعد کو کہتے ہیں کہ یہ سلسلہ غیر محدود ہے تو غیر محدود ایک ایسی اصطلاح ہے جو کسی انسان کی سمجھ میں نہیں آ سکتی جس طرح وہ یہ باور نہیں کر سکتا کہ کوئی چیز محدود ہو اور اس کے بعد کچھ نہ ہو جس طرح انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ دنیا ہمیشہ سے چلی آرہی ہے اسی طرح وہ یہ بھی نہیں سمجھ سکتا کہ پہلے کچھ نہ ہو اور پھر

دنیا کا سلسلہ

قائم ہوا ہو بیوقوف اور جاہل بیشک ان باتوں کو مان لیتے ہیں مگر جو لوگ عقلمند ہوتے ہیں وہ صاف طور پر کہہ دیتے ہیں کہ یہ باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔ پھر بعض لوگ اس سے یہ نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ خدا کوئی نہیں اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ خدا تو ہے مگر اس کی باتیں انسانی سمجھ سے بالا ہیں غرض خدا تعالیٰ کے تمام کام "کیوں" اور "کیونکر" اور "کس طرح" سے بالا ہوتے ہیں۔ اگر تم ہر بات کو کیوں اور کس طرح سے حل کرنے لگے تو تمہیں پہلے اپنا انکار کرنا پڑے گا تمہیں ستاروں کا انکار کرنا پڑے گا تمہیں دنیا کا انکار کرنا پڑے گا جب خدا دنیا میں ایک نئی جماعت قائم کرنا چاہتا ہے تو باوجود مخالف حالات کے وہ کس طرح غالب آجاتی ہے اسے نہ تم سمجھ سکتے ہو اور نہ کوئی اور سمجھ سکتا ہے۔ مگر دنیا میں

ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے

اس کیونکر اور کس طرح کے سوال کے ہوتے ہوئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا پر غالب آگئے اس کیونکر اور کس طرح کے سوال کے ہوتے ہوئے حضرت موسیٰؑ اپنے مخالفین پر غالب آگئے۔ کیونکر اور کس طرح کے سوال ہوتے ہی رہے اور نوحؑ اپنے مخالفین پر غالب آگئے اب بھی دنیا کیونکر اور کس طرح ہی کہتی رہے گی۔ اور سچا احمدی پھر دنیا پر اسلام کو غالب کر دے گا پھر دنیا کی مایوسی اور ناامیدی کے باوجود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت دنیا میں قائم کر دے گا۔ مگر پہلے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت اپنے دلوں پر قائم کرو۔ تمہارے دلوں پر قائم ہونے کے بعد ہی وہ دنیا میں قائم ہو سکتی ہے۔

الفضل کی طرف سے نہایت ضروری گذارش

دسمبر ۴۷ء میں پرچہ جات اور نیز بعض احباب کی طرف سے اطلاعات موصول ہونے پر معلوم ہوا ہے کہ پتوں کی چٹوں کے غلط اور بے ترتیب چھپنے کی وجہ سے بعض خریداران الفضل کو ایک کی بجائے اسی تاریخ کے دو پرچے پہنچ رہے ہیں جہاں تک علم ہو سکا ہے انہیں درست کیا جا رہا ہے۔ اگر اب بھی کسی صاحب کو غلطی سے ایک ہی تاریخ کے دو پرچے مل رہے ہوں۔ تو ہم نہایت ممنون ہوں گے۔ اگر ہمیں فوری طور پر مطلع فرما کر اخبار کو نقصان سے محفوظ رکھا جائے۔

الحمد للہ اخبار بروقت یا نہ پہنچنے کی شکایت بہت کم ہو گئی ہے یہ دراصل ہر کاری ڈاک کا انتظام درست نہ ہونے کی وجہ سے تھی۔ ورنہ ہم الفضل خدا کے احسان سے روزانہ کا پرچہ اور بروقت بڑے ڈاکخانہ میں پہنچا دیتے ہیں اب انتظام کیا جا رہا ہے کہ انشاء اللہ العزیز جلد سے جلد ممکن ہو سکے تو اخبار اسی تاریخ کو قارئین کرام کی خدمت میں پہنچ جایا کرے خریداران الفضل براہ کرم دفتر سے خط و کتابت کرتے ہوئے اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں تاکہ کما حقہ توجہ ہو سکے۔ اس کے بغیر تعمیل میں مشکل ہو گی (مینیجر روزنامہ الفضل لاہور)

جالندھر کے قیدیوں کی متوقع آمد

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہر دو حکومتوں کے فیصلہ کے مطابق ۵۔ اپریل سے قیدیوں کا تبادلہ شروع ہو گیا ہے۔ جالندھر جیل کے قیدیوں کے متعلق امید کی جاتی ہے کہ وہ انشاء اللہ ۱۰ اپریل اور ۱۰ اپریل کو لاہور لائے جائیں گے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دوستوں کو خیریت کے ساتھ لائے اور ان کا آنا جماعت کے لئے اور خود ان کے لئے اور ان کے اہل و عیال کے لئے بابرکت ہو۔ فی الحال یہ قیدی لاہور کے جیل خانہ میں رکھے جائیں گے۔ اور پھر ان کی مسلوں کے معائنہ کے بعد رہائی کا فیصلہ کیا جائے گا۔ مگر امید کی جاتی ہے کہ انشاء اللہ ملاقات میں روک نہیں ہو گی (خاکسار مرزا بشیر احمد) ۷-۴-۴۸

اپریل کا پہلا ہفتہ!

جن احباب کرام کا چندہ تحریک جدید اپریل کے پہلے ہفتہ میں داخل ہو جائے گا۔ ان کی یہ ادائیگی ۳۱ مارچ کی تاریخ میں سمجھی جائے گی۔ اور ان کے نام حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کر کے شائع کر دیئے جائیں گے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

انتقال پُر ملال

از جناب مولوی محمد الدین صاحب بی اے ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر

میرا لڑکا عزیز احمد دین رشید بعمر ساڑھے ستائیس سال ۲۸ مارچ کو بقضائے الٰہی فوت ہو گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مع ایک کثیر جماعت کے جنازہ دہلی باغ میں پڑھایا اور مرحوم کو بطور امانت اپنی والدہ کے پہلو میں حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم و مغفور کی قبر کے پاس ہی دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے سایہ عاطفت میں جگہ دے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے مرحوم نہایت ہی کم گو مخلص دیندار احمدی تھا پابند صوم و صلوٰۃ۔ غربا مساکین کی مدد کرنے والے۔ راست پرداز چندوں کی ادائیگی میں بڑا پابند۔ دوست و احباب کی خدمت کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے والا۔ احباب دعا فرمائیں۔ (خاکسار محمد الدین ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر) ۲-۴-۴۸

پتہ مطلوب ہے

نظارت ہذا کو میاں عبدالحمید ولد حکیم محمد صالح صاحب ساکن سانگلہ ہل کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے جن دوست کو ان کے پتہ کا علم ہو یا اگر خود صاحب موصوف یہ اعلان پڑھیں تو نظارت ہذا کو جلد اطلاع دیں۔ (نظارت بیت المال)

تقرر سیکرٹری مال

ماسٹر بیرم خان صاحب کی بجائے چوہدری محمد اعظم صاحب کو سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دھنی دیو چک ۳۳۳ ج ب مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں (نظارت بیت المال)

انبالہ ڈویژن کے علاوہ دوسرے قیدیوں کا تبادلہ ۱۶ راپریل تک مکمل ہو جائے گا

لاہور ۶ راپریل۔ مشرقی پنجاب کے اضلاع امرتسر، گورداسپور، لدھیانہ، فیروزپور، جالندھر، ہوشیارپور، کانگڑہ اور حصار کے تمام اسیروں اور زیرسماعت قیدیوں کا انخلاء ۱۶ راپریل تک مکمل ہو جائے گا۔ ان سب کو لاہور سنٹرل جیل اور بورسٹل جیل میں رکھا جائے گا۔ انبالہ ڈویژن کے قیدیوں کو پاکستان میں لانے کے انتظامات جب مکمل ہو جائیں گے تو ان کے متعلق بھی اعلان کر دیا جائے گا۔ (ا۔پ)

مشرقی پنجاب کے زیرحراست افراد کا پہلا قافلہ لاہور پہنچ گیا!

لاہور ۶ راپریل۔ ضلع گورداسپور کی جیل سے دوسو مسلم اسیروں اور زیرسماعت قیدیوں کا پہلا قافلہ ۶ راپریل کی صبح کو لاہور پہنچا۔ یہ سب لوگ گورداسپور اور امرتسر کے اضلاع سے ہیں اور انہیں لاہور سنٹرل جیل میں رکھا گیا ہے۔ ان کے ناموں اور سابقہ پتوں کی فہرست جیل کے بڑے دروازے پر لگا دی گئی ہے۔ (اپ)

لاہور کے تانگے والوں پر جرمانے

لاہور ۶ راپریل۔ چوہدری قادربخش ٹریفک مجسٹریٹ لاہور نے آج قریباً یکصد تانگے والوں پر جرمانہ کیا۔ جرمانہ کی رقم ایک روپے سے پانچ روپے تک تھی۔ اس طرح -/۲۶۸ روپے کی رقم جرمانے میں وصول کی گئی۔ (ا۔پ)

بجائے قید کے جرمانہ

لاہور ۶ راپریل۔ آج مجسٹریٹ اے۔ ڈی چیمہ نے ۱۸ سال عمر کے ایک نوجوان کو ڈیڑھ صد روپے جرمانہ کی سزا دی۔ اس نوجوان کے قبضے سے بغیر لائسنس کے ایک پستول برآمد ہوا تھا۔ اگرچہ نوجوان مذکور نے جرم کا اقبال کر لیا تھا لیکن آرمز ایکٹ کے ماتحت اسے قید کی سزا نہیں دی گئی۔ مجسٹریٹ نے اس فیصلہ کے جواز میں یہ دلیل دی ہے کہ قید کی زندگی نوجوان کو عادی مجرم بنا دیگی۔ (اپ)

غیر خالص دودھ بیچنے والوں کو جرمانہ کی سزا

لاہور ۶ راپریل۔ لاہور کے ایک مجسٹریٹ چوہدری قادربخش نے آج چھ دودھ بیچنے والوں کو اس الزام میں کہ وہ دودھ میں پانی ملاتے تھے -/۱۲۰ روپیہ فی کس جرمانہ کی سزا دی۔ ملزموں نے یہ جرمانہ ادا کر دیا ورنہ عدم ادائیگی کی صورت میں انہیں تین تین ماہ کی قید بھگتنی پڑتی۔ (اپ)

گاندھی جی کے فوٹو کی رسم نقاب کشائی

کلکتہ ۶ راپریل۔ ہندوستان کی طرف سے ترکیہ میں مقرر ہونے والے سفیر دیوان چمن لال نے سنٹرل ٹیلیگراف آفس میں گاندھی جی کی ایک تصویر کی نقاب کشائی کی رسم ادا کی۔ یاد رہے دیوان چمن لال پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف یونینز کی آل انڈیا فیڈریشن کے صدر ہیں۔ آپ نے ٹیلیگراف اور ٹیلیفون وغیرہ کے مختلف محکمہ جات کا معائنہ بھی کیا۔ (اپ)

لارڈ ہارڈنگ کی نئی کتاب

لندن (بحری تار) اپریل کے اختتام تک جون میورے ایک ایسی کتاب شائع کریں گے جسے امید ہے پاکستان، ہندوستان اور برما میں بہت دلچسپی سے پڑھا جائے گا۔ اس کتاب کا نام ہے "میرا قیام ہند" (MY INDIAN YEARS) کتاب کے مصنف ہندوستان کے سابق وائسرائے (۱۹۱۰ سے ۱۹۱۶ تک) لارڈ ہارڈنگ ہیں۔ اس دوران میں ہندوستان کی تاریخ میں نہایت اہم واقعات ہوئے۔

مثلاً ملک معظم کا دلی دربار، دلی کو راجدھانی بنانا، دلی میں نئے شہر کی تعمیر، مارلے منٹو اصلاحات کا نفاذ، کانگریس اور قومی جذبات کا ابھار، پہلی بڑی لڑائی کے ابتدائی سال جن میں ہندوستان پہلی مرتبہ یورپی جنگ میں شریک ہوا۔

اس کتاب میں لارڈ ہارڈنگ وائسرائے کی زندگی کے حالات نہایت وضاحت سے پیش کئے گئے ہیں۔ لارڈ ہارڈنگ نے اس سے پہلے اپنی جو یادداشت لکھی تھی اس میں انہوں نے ہندوستان کے حالات درج نہیں کئے تھے۔ برطانیہ میں اس کتاب کی قیمت دس شلنگ چھ پنس ہوگی۔ (اپ)

موٹروں کی بین الاقوامی نمائش

لندن (بحری تار) جنیوا میں موٹروں کی بین الاقوامی نمائش ہو رہی ہے۔ اس نمائش میں موٹروں کے متوقع خریدار موٹروں کی دوڑ میں بڑی دلچسپی لے رہے ہیں۔ ان آزمائشی دوڑوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ سہولت اور بچاؤ میں برطانوی موٹروں سے بہتر کوئی نہیں۔ (ب۔ا۔س)

ہپناٹزم کا طب میں دخل

لندن (بحری تار) کینیڈا کے ایک نوجوان ڈاکٹر نے ہپناٹزم سے سُن کرنے والی دوا کا تجربہ لندن کے ایک نرسنگ ہوم میں اس کا تجربہ کیا جس عورت پر یہ تجربہ کیا گیا تھا۔ اس کا بیان ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے دوران میں اس نے کوئی درد محسوس نہیں کیا۔ بہت سی دوسری عورتوں نے بھی اس ڈاکٹر کی خدمات حاصل کرنے کی خواہش کی ہے۔ اس ڈاکٹر نے (اصلی نام ظاہر کرنا طبی آداب کے خلاف ہے) اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ ایک دن ہپناٹزم نہ صرف تجربہ کے لئے بلکہ عام علاج معالجہ کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ یہ ڈاکٹر ہپناٹزم کے عمل سے مرض کے اسباب تک پہنچ کر اس کا علاج چند ایک بری عادات کے ترک کروانے سے کرتا ہے۔ (ب۔ا۔س)

ناروے نے برطانیہ سے طیارے خریدے

لندن (بحری تار) مشکل میں پھنسے ہوئے فن لینڈ کے ہمسائے ناروے نے اپنے فضائیہ کے لئے برطانیہ سے جیٹ انجنوں والے ہوائی جہاز خریدے ہیں اس سے پہلے سویڈن بھی برطانیہ سے طیارے خرید چکا ہے۔ (ب۔ا۔س)

مغربی پنجاب گورنمنٹ
محکمہ مالیات

اعلان!

NO. 2741—13—48/11569

لاہور مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۴۸ء

پنجاب گورنمنٹ کے حسب ذیل اعلانات کے مطابق ان اعلانات میں مندرجہ قرضوں پر سود بمبئی، کلکتہ، دہلی اور مدراس کے پبلک ڈیٹ آفیسز (PUBLIC DEBT OFFICES) میں واجب الادا ہوگا۔ یہ سود صوبہ پنجاب کے سرکاری خزانوں اور ان کے ماتحت خزانوں میں ادا کیا جائے گا۔

مغربی پنجاب گورنمنٹ نے ہدایت کر دی ہے کہ پنجاب گورنمنٹ کے مندرجہ ذیل قرضوں کا سود کراچی، لاہور اور ڈھاکہ کے پبلک ڈیٹ آفیسز میں بھی ادا کیا جائے گا۔

بحکم گورنر مغربی پنجاب
ایچ۔ اے مجید سیکرٹری محکمہ مالیات

قرضہ			اعلان	تاریخ
۳ فیصدی	پنجاب بانڈز	۱۹۵۲ —	۱۳ ڈبلیو ایم سپیشل	۲۴ راگست ۱۹۳۷ء
۳ فیصدی	"	۱۹۵۸ —	"	۲۹ رجولائی ۱۹۳۸ء
۳ فیصدی	"	۱۹۴۹ —	"	۱۱ راگست ۱۹۳۹ء
۳ فیصدی	"	۱۹۵۴ —	"	۲۳ ستمبر ۱۹۴۰ء
			(دوسرا اجراء)	
۳ فیصدی	"	۱۹۵۵ —	"	۱۵ رستمبر ۱۹۴۲ء
۳ فیصدی	"	۱۹۵۶ —	"	۸ رستمبر ۱۹۴۳ء
۳ فیصدی		۱۹۵۸ —	"	۸ راگست ۱۹۴۴ء
			(دوسرا اجراء)	
۳ فیصدی	"	۱۹۶۰ —	"	۵ رستمبر ۱۹۴۵ء
۴ فیصدی	"	۱۹۴۸ —	۱۰-B سپیشل	۷ راگست ۱۹۳۳ء

سرحد میں قائداعظم قبائل کے مشترکہ جرگہ سے ملاقات کریں گے

کراچی ۱۵ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ قائداعظم محمد علی جناح صوبہ سرحد کے متوقع سفر کے دوران میں تمام قبائل کے ایک مشترکہ جرگہ سے ملاقات کریں گے۔ اور خیبر رسالپور اور کرم وغیرہ بھی تشریف لے جائیں گے۔ کراچی سے غالباً آپ ۱۱ر اپریل کو بذریعہ ہوائی جہاز پشاور کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ (۱۔پ)

فن لینڈ اور روس کے درمیان معاہدہ کا مسودہ مکمل ہوگیا

ہلسنکی ۱۴ر اپریل۔ ماسکو میں فنی وفد نے کل رات رائیٹر کو اطلاع دی ہے۔ کہ روس اور فن لینڈ کے درمیان فوجی امداد اور دوستانہ تعلقات کے بارے میں معاہدہ کے متعلق گفت و شنید پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ لیکن ابھی معاہدہ پر دستخط ہونے باقی ہیں۔ (رائیٹر)

کراچی ۱۴ر اپریل۔ پاکستان میں برما کے سفیر جو چند روز ہوئے واپس برما گئے تھے۔ آج واپس پہنچ گئے۔

بقیہ صفحہ اول

ابھی دس لاکھ پناہ گزینوں کے بسانے کا انتظام باقی ہے

اگر کسی نظام حکومت سے صرف چند آدمی فائدہ اٹھاتے ہیں اور باقی مصائب کا سامنا کرتے رہیں۔ تو ایسے نظام کا کیا فائدہ۔ آپ نے آبادکاری کا ذکر فرماتے ہوئے اس امر کو تسلیم کیا۔ یہ حقیقت ہے۔ کہ حکومت کو پناہ گزینوں کی آبادکاری کے لئے جس قدر کوشش اور ہمت کرنی چاہیئے تھی۔ اتنی نہیں کی گئی۔ ابھی دس لاکھ پناہ گزینوں کے بسانے کا کام جو سڑکوں پر پڑے یا کیمپوں میں دن گزار رہے ہیں باقی ہے۔ اور جو قوم اتنے آدمیوں کو مصیبت کی زندگی سے نجات نہ دلا سکے۔ وہ صفحہ عالم پر زندہ رہنے کے قابل نہیں ہے۔ آخر میں آپ نے کہا کہ اگر صوبائی حکومت اس کام کو سرانجام نہ دے سکی۔ تو پناہ گزینوں کے بسانے کے کام کو مرکزی حکومت اپنے ہاتھ میں لے لے گی۔ غیر مسلموں سے اچھے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ میرا عقیدہ ہے کہ غیر مسلموں سے اچھا سلوک بہر صورت سودمند رہیگا۔ چونکہ اس طرح پر ہم بعض صرف ۱/۲ ملین مسلمان بھائیوں کی زندگی کو بچا سکتے ہیں۔ بلکہ ان سے دوستانہ تعلق بھی رکھ سکتے ہیں۔

اسکندریہ میں پولیس کی بغاوت — شہر پر فوج کا قبضہ

پندرہ ہلاک اور متعدد مجروح

اسکندریہ ۱۴ر اپریل۔ حکومت مصر نے اعلان کیا ہے کہ اگر ان تمام پولیس کے سپاہیوں کو جنہوں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ آج اپنی اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو کر کام شروع نہ کیا۔ تو انہیں برطرف کر دیا جائے گا۔ اور ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ یاد رہے کہ اسکندریہ میں پولیس کے ۲۷۰۰ سپاہیوں نے کل سے ہڑتال کر رکھی ہے۔ جس کے نتیجہ میں کل شہر میں کافی ہنگامہ برپا رہا۔ جس میں احتجاجی مظاہرے اور لوٹ مار وغیرہ کے علاوہ ۱۵ اشخاص ہلاک اور یکصد زخمی ہوئے۔ کل رات حفاظت کے پیش نظر شہر میں قریباً ۵ ہزار فوجی سپاہی پہرہ دیتے رہے۔ حکومت کی طرف سے اخباروں پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ کہ ان فسادات کی کوئی رپورٹ یا فوٹو وغیرہ شائع نہ کریں۔ چنانچہ تمام مصری اخباروں نے صرف حکومتی بیان ہی شائع کرنے پر اکتفا کیا جو ہڑتالیوں کو تنبیہ اور اسکندریہ میں کرفیو کے نفاذ پر مشتمل تھا۔ پبلک پولیس کے ساتھ ہمدردی کر رہی ہے۔ اسی لئے جابجا مظاہرے ہو رہے ہیں۔

ہڑتال اور فساد کی اطلاع ملتے ہی نقراشی پاشا وزیراعظم مصر قاہرہ سے فوراً اسکندریہ پہنچے۔ ابتداً ۲۵ گھنٹے کے کرفیو کا اعلان کیا گیا۔ رات کو فوج بھی بلالی گئی۔ اور اب تمام شہر پر فوجی حکومت مسلط ہے فوج کے پہنچتے ہی شہر میں امن ہو گیا۔ اور لوٹ مار پر قابو پا لیا گیا۔ فوج نے آلہ نشر الصوت کے ذریعہ کرفیو کے نفاذ کا اعلان کیا۔ اور تمام شہریوں کو متنبہ کیا کہ ہر وہ شخص جو سڑکوں اور گلیوں میں پھرتا ہوا پایا جائے گا۔ اسے گولی سے اڑا دیا جائیگا۔

اس سلسلہ میں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ پولیس کے سپاہی گزشتہ کئی ماہ سے تنخواہوں اور دیگر الاؤنسوں میں ایزادی کا مطالبہ کر رہے تھے۔ نیز محکمانہ ترقی کے لئے ایک نئے طریق کی ترویج کے حق میں تھے۔

دنیا میں خوراک کا نازک ترین دور ختم ہوگیا

واشنگٹن ۱۴ر اپریل۔ خوراک کی ہنگامی بین الاقوامی کمیٹی کی طرف سے کل جو رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ دنیا میں خوراک کی صورت حال کا نازک ترین دور قریباً ختم ہو گیا ہے۔ آسٹریلیا میں نہایت عمدہ فصل پیدا ہوئی۔ ارجنٹائن سے بھی اناج کی ماہوار برآمد میں پہلے کی نسبت دوگنا اضافہ ہوا۔ جس کی وجہ سے ۱۹۴۷ء میں جس نازک صورت حال سے دوچار ہونے کا خطرہ تھا۔ وہ اب ختم ہو گیا ہے۔ لڑائی کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ غذائی اعتبار سے دنیا کو اطمینان کا سانس لینے کی مہلت ملی ہے۔ رپورٹ میں تاہم آئندہ کے لئے کامل بے فکری کا اظہار نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ توجہ دلائی گئی ہے کہ مستقبل میں بھی حد درجہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ یہ رپورٹ خوراک اور زراعتی تنظیموں کی کونسل میں جس کے اجلاس آجکل یہاں منعقد ہو رہے ہیں ہنگامی کمیٹی کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ (رائیٹر)

سابق وزیراعظم برما کی عدالت علیا میں اپیل

رنگون ۱۴ر اپریل۔ برما کے سابق وزیراعظم یوسا کو برمی وزراء کے قتل کی سازش کرنے کے الزام میں ۹ر اپریل کو پھانسی ملنی ہے۔ اس نے رنگون ہائی کورٹ میں ایک درخواست گزاری ہے۔ جس میں نظارت علیا میں اپیل کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ اس کے چار اور ساتھیوں نے جنہیں پھانسی کی سزا دی گئی ہے۔ اسی قسم کی درخواستیں پیش کی ہیں۔ یاد رہے اس سے قبل یوسا کی طرف سے ۸ر مارچ کو درخواست کی گئی تھی۔ کہ اس کے مقدمہ کی از سر نو سماعت ہونی چاہیئے۔ اس کی یہ درخواست ہائیکورٹ کی طرف سے مسترد کر دی گئی تھی۔ (ا۔پ)

نلکے کے پانی کو گرم کرنے کی بجلی کی ایجاد

نئی دہلی ۱۵ر اپریل بجلی سے چلنے والی ایک مشین تیار کی گئی ہے۔ جس کے لگانے سے نلکے کا پانی گرم ہو جائے گا۔ یہ مشین امریکہ میں تیار کی گئی ہے۔ پانی گرم کرنے میں صرف تین منٹ لگتے ہیں۔ (گلوب)

بقیہ صفحہ اول

فلسطین کی نئی صورت حال مسئلہ کشمیر پر اثر انداز ہو رہی ہے

کہ کونسل کے نئے صدر مسٹر الفانسو لوپیز (کولمبیا) ابھی اس میں ہی الجھے پڑے ہیں کہ معاملات کو سلجھانے میں کس طریق کار کو اختیار کیا جائے۔ اب تک طرفین کے نمائندوں سے انہوں نے جو گفت و شنید کی ہے۔ وہ محض نشیب و فراز معلوم کرنے تک ہی محدود ہے۔ اور نئے طریق کار کی تعیین سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

ڈاکٹر لوپیز کے متعلق یقین کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے ہندوستانی وفد کو ایک پرائیویٹ ملاقات کے دوران میں بتایا ہے کہ کشمیر کے متعلق فیصلہ کرنے میں تاخیر کی اصل وجہ مسئلہ فلسطین کی نئی پیچیدگیاں ہیں۔ بہرحال انہوں نے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ ۱۶ر اپریل سے قبل سلامتی کونسل کی میٹنگ بلانے کی پوری پوری کوشش کریں گے۔ یاد رہے ۱۶ر اپریل کو مسئلہ فلسطین پر از سر نو غور کرنے کے لئے جنرل اسمبلی کا اجلاس منعقد ہو رہا ہے بعض حلقوں میں خطرہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ کہیں جنرل اسمبلی کے اجلاس کی وجہ سے کشمیر کا مسئلہ لمبے عرصہ کے لئے ملتوی نہ کر دیا جائے۔ (ا۔پ)

بقیہ صفحہ اول

مشرقی پنجاب کے مسلمانوں پر حملہ

تو انہوں نے حالات میں دخل دینے سے صاف انکار کر دیا۔ جس پر مجبوراً مسلمانوں کو پاکستان میں پناہ لینی پڑی۔ آپ نے فرمایا کہ اس سازش کا دوسرا حصہ یہ تھا کہ پاکستان میں رہنے والے تمام غیر مسلموں کو ہندوستان بلا لیا جائے تاکہ تجارت میں خلل پیدا ہو کر اقتصادی توازن درہم برہم ہو جائے۔ مگر پاکستان کے دشمن اپنے منصوبوں میں نامراد رہے۔ انہوں نے پاکستان کے مسلمانوں کی پیدائشی جرأت بہادری کو غلط قیاس کیا۔

پاکستان کیلئے اسلامی آئین کے مطالبہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے لوگوں سے کہا کہ پہلے اپنے آپکو شریعت اسلامی کے مطابق بناؤ اور پھر قانون شریعت کا مطالبہ کرو۔ آپ نے فرمایا۔ لوگ خود تو اسلامی شریعت پر چلتے نہیں۔ مگر قانون شریعت کو جاری کرنے پر زور دے رہے ہیں ایسے لوگ دنیا کو دھوکا دے رہے ہیں۔ (ا۔پ)

(بقیہ صفحہ اول)

ہمیں آزادی نہایت عزیز ہے۔ کیونکہ بے شمار جانوں کی قربانی کے بعد ملی ہے

لیکن وہ ہر قیمت پر اپنی عزت کی حفاظت کرے گا اور اس پر کسی طرح آنچ نہ آنے دیگا۔ ہم نے زبردست قربانیوں کے بعد پاکستان حاصل کیا ہے۔ اور بے شمار جانوں کی قربانی اس کے حصول کے لئے پیش کی ہے حتیٰ کہ کسی قوم نے بھی آزادی کی کبھی اتنی قیمت ادا نہیں کی۔ اس لئے ہمیں اپنی آزادی بہت عزیز ہے۔ اور ہم کسی صورت میں بھی آزادی برقرار رکھنے کے فرائض سے غافل نہیں ہو سکتے۔ فوجیوں کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اب اس آزادی کی حفاظت آپ کا کام ہے۔ اور آپ اپنی ہمت اور جوانمردی سے اس پر کوئی آنچ نہ آنے دیں۔ پاکستان کو آپ پر بھروسہ ہے۔ اور وہ آپ کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ آپ نے بہت جلد ترقی کر کے تمام ملکی خدمات کو سنبھالنا ہے۔ اور انگریز افسروں کے چلے جانے کی وجہ سے جو آسامیاں خالی ہوئی ہیں۔ ان کو پُر کرنا ہے۔